بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۳۰

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۸ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۲۵

اخبار احمدیہ

●— ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

●— ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی آج صبح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ

حضرت قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے نامور صحابی وشاعر، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ قلمی رفیق کار و معاون حضرت قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل آج مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز سہ شنبہ صبح ساڑھے چھ بجے اچانک وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی صحابی حضرت مولوی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف گولیکی کے صاحبزادے تھے اور آپ کو خود بھی حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے ۱۸۹۷ء میں بعمر سولہ سال حضور علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ (نماز جنازہ اور تدفین کی خبر آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی انشاء اللہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کی محبت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو

جو شخص قرآن کے ایک حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا

"سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔ پھر بعد اس کے کوشش کرو اور نیز خدا تعالےٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں۔ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالےٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور یاد رکھو کہ قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر یک عضو اور ہر یک قوت اور ہر یک وضع اور ہر یک حالت اور ہر یک عمر اور ہر یک مرتبہ فہم اور مرتبہ فطرت اور مرتبہ سلوک اور مرتبہ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے۔ سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۷-۸۲۸)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق جماعت کی ذمہ داری

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"مجھے یقین ہے کہ جماعت اپنی ذمہ داریوں کا احساس رکھتی ہے اور وہ انشاء اللہ ۳۰ اپریل سے پہلے ایک تہائی سے زیادہ اپنے وعدے ادا کر دیگی"۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

جو شخص رسوم و بدعات کو نہیں چھوڑتا اس کا ایمان کبھی پختہ نہیں ہو سکتا

اور

نہ ہی وہ تقویتِ اسلام کے لئے پوری طرح قربانیاں دے سکتا ہے

ہر احمدی پر، ہر احمدی خاندان پر اور ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ جماعت کے تمام افراد کو رسوم و بدعات سے بچانے کی کوشش کرے

آسمانی نصرتوں کے دروازے صرف انہی پر کھولے جائیں گے جو دنیا میں شریعتِ حقّۂ اسلامیہ کو قائم کرنے کی کوشش کریں گے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ
فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء بمقام مری
مرتّبہ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور پُر نور نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْ اُنْزِلَ مَعَهٗ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

پھر فرمایا:-

اس آیت میں

جو مضمون بیان ہوا ہے

میں اس کے ایک حصہ کے متعلق دوستوں سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ یہ مضمون یضع عنھم اصرھم سے شروع ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بہت سے مستقل سلسلہ ہائے شرائع قائم کئے گئے تھے۔ بہت سی قومیں اس وقت ایسی تھیں جن کا رشتہ اپنی شریعت سے ابھی ٹوٹا نہ تھا۔ وہ اپنی حالت اور اپنی سمجھ کے مطابق ان شرائع کی پیروی کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ لیکن بہت سی اقوام ایسی بھی تھیں کہ جن کا رشتہ اپنی شریعت سے ٹوٹ چکا تھا۔ اور اس وقت وہ عملاً اہل کتاب نہیں تھے بلکہ انہوں نے اپنی ناقص عقل سے

بہت سی رسوم

جاری کر رکھی تھی اور بہت سی بدعتوں میں مبتلا ہو چکے تھے۔ یہی ان کا مذہب تھا یہی ان کی شریعت تھی۔ ایسی شریعت جس کا کوئی رشتہ آسمان سے قائم نہ تھا جو ان کے جاہل دلوں کو تسلی دے دیا کرتا تھا۔

تو اس آیت کے پہلے حصہ یضع عنھم اصرھم کا تعلق ان اقوام سے ہے۔ جن کا رشتہ اپنی شریعت سے منقطع نہیں تھا۔ اور ہر نبی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل اپنی اپنی امت سے

اللہ تعالےٰ کے نام پر عہد بیعت

لیا۔ اور وہ ایک پختہ عہد پر قائم تھے۔ وہ میثاق اور عہد یہ تھا کہ وہ قومیں اپنی اپنی شریعت کو اپنے اندر قائم کریں گی۔ اور ان میں سے ہر ایک شخص اس پر خود بھی عمل کرے گا اور دوسروں سے بھی عمل کرانے کی کوشش کرے گا۔ اگرچہ ان کی شریعت بہت حد تک محرّف و مبدّل ہو چکی تھی۔ اور بہت سی بدعتیں اور رسوم انہوں نے اپنی شریعت میں ملا دی تھیں۔ لیکن ان میں سے ایک جماعت سمجھتی یہی تھی کہ وہ خدا کی شریعت ہے۔ اور ہم نے

اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے

کہ ہم اس شریعت پر قائم رہیں گے۔ اور اسے قائم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ؗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۔

یعنی اس وقت کو یاد کرو کہ جب اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی عہد لیا تھا کہ تم ضرور اپنی قوم کے لوگوں کے پاس اس کتاب کو ظاہر کرو گے (اپنے قول سے بھی اور اپنے عمل سے بھی) اور اس کی تعلیم کو وضاحت کے ساتھ اور کھول کھول کر بیان کرو گے اور عوام سے اس کو چھپاؤ گے نہیں بلکہ اس کی تعلیم کو عام کرو گے تا

علیٰ وجہ البصیرۃ اور حق الیقین کے ساتھ

وہ اس پر ایمان لانے والے اور اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ مگر باوجود اس کے انہوں نے اسے اپنی پیٹھوں کے پیچھے پھینک دیا۔ اور اسے چھوڑ کر تھوڑی سی قیمت (جو دنیوی مال و متاع ہیں) لے لی۔ اور اخروی نعمتوں کو دنیوی لذات پر قربان کر دیا۔ اس پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو وہ لیتے ہیں بہت ہی بُرا ہے۔

یہ وہ عہد ہے جو

ہر نبی کی امت

اپنے رب سے کرتی رہی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو قومیں اہل کتاب میں شمار ہوتی تھیں یا ہو سکتی تھیں۔ وہ اقوام اظہار بھی کرتی تھیں کہ ہم خدا کی نازل کردہ ایک شریعت پر قائم ہیں۔ اور ہم نے اپنے رب سے یہ عہد کیا ہے۔ کہ آئندہ بھی اس پر قائم رہیں گے بلکہ اس شریعت کو قائم کریں گے۔ اور بنی اسرائیل کا بھی اپنے رب سے یہ عہد تھا کہ اللہ تعالےٰ نے جو

شریعت توراۃ کی شکل میں

موسےٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی ہے۔ وہ اس پر عمل کریں گے۔ اور اس پر قائم رہیں گے۔

تو اگرچہ یہ شریعتیں ایک حد تک محرّف و مبدّل ہو چکی تھیں۔ اور انسانی ہاتھوں نے بہت سی بدعتیں ان میں شامل کر دی تھیں۔ لیکن ان کے پیرو بہرحال انہیں

روحانی صداقتیں

اور روحانی حقائق بتلاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ اپنے رب سے جو پختہ عہد انہوں نے باندھا ہے اس پر قائم رہنا

ان کے لئے ضروری ہے۔ چونکہ اس وقت دنیا کی یہ حالت تھی اور ایسے وقت میں اللہ تعالےٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے، تمام جہانوں کے لئے اور تمام زمانوں کے لئے مبعوث فرمایا تھا اس لئے ضروری تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ اعلان کیا جاتا کہ اللہ تعالےٰ نے سب پہلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے اور پہلی قوموں نے اپنے اپنے رسول کے ذریعہ جو عہد اپنے اللہ سے باندھا تھا ان کا رب اس عہد کو ساقط کرتا اور ان اُمتوں کو اس عہد سے آزاد کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نیا عہد باندھنے کی تلقین کرتا ہے۔

پس اس چھوٹے سے فقرہ (ویضع عنھم اصرھم) میں اعلان کیا گیا ہے کہ پہلی شریعتیں منسوخ اور پہلے عہد جو تھے وہ سب ساقط ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اصر کے ایک معنی اس پختہ اور تاکیدی عہد کے ہیں جو عہد شکن کو عہد شکنی کی وجہ سے نیکیوں اور ان کے ثواب سے محروم کر دیتا ہے۔

چونکہ

نیکیوں کی تعلیم

آسمان سے آتی ہے اور ثواب اور اجر کا دینا اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے اس لئے اس عہد سے مُراد عہدِ بیعت ہی ہو سکتا ہے جو خدا تعالےٰ سے کیا جاتا ہے۔

پس فرمایا کہ ہمارا یہ رسول، نبی امّی دنیا میں اعلان کرتا ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم کے ماتحت، کہ اللہ تعالےٰ نے تمہارے سارے قدیم عہد ساقط کر دئے ہیں اور ان کی پابندی تم سے اٹھالی ہے۔ اب اس نبیٔ امّی خاتم النبیین کے ہاتھ پر اپنے رب سے نئے عہد باندھو تا اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے پہلے سے زیادہ وارث بن سکو۔

یہ ایک معنے ہیں یضع عنھم اصرھم کے!!۔

پھر فرمایا والاغلال التی کانت علیھم بہت سی قومیں ایسی بھی تھیں جن کا رشتہ اپنی شریعتوں سے نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کہیں پہلے ٹوٹ چکا تھا اور شریعت کی بجائے من گھڑت بدرسوم اور بدعاتِ شنیعہ میں وہ جکڑی ہوئی تھیں۔ اور یہی ان کا مذہب تھا۔ خود ساختہ قیود اور پابندیاں ان کو نیکیوں سے محروم کر رہی تھیں اور ان کی تباہی کا باعث بن رہی تھیں۔ اور انہیں ان کے رب سے دُور کر رہی تھیں۔ تو فرمایا والاغلال التی کانت علیھم

اللہ تعالےٰ کے اس رسول نبی امّی نے ان تمام رسوم اور بدعات کو یکسر مٹا دیا ہے۔ اگر تم قربِ الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔ جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کُھل نہیں سکتے۔

اس کے بعد فرمایا فالّذین اٰمنوا بہٖ یعنے اب وہی لوگ

قربِ الٰہی اور فلاحِ دارین

حاصل کر سکتے ہیں جو قرآن مجید پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے ہیں اور دل سے اس نبی کو اور اس پر نازل ہونے والی شریعت کو حق، نور اور راہِ نجات یقین کرتے ہیں اور جرأت اور دلیری کے ساتھ اس دلی یقین کا زبان سے اقرار کرتے ہیں۔ اور برملا اس کا اظہار کرتے اور اس ہدایت کی اشاعت میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے اعضاء اور جوارح اور اپنے قول اور فعل اور عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ان کے ایمان کا دعویٰ حقیقتاً سچا ہے۔ تو فالّذین اٰمنوا بہٖ میں تین باتیں بیان ہوئی ہیں۔ (۱) اوّل دل سے یقین کرنا۔ کوئی کھوٹ نہ ہو۔ کوئی کمزوری نہ ہو۔ (۲) پھر زبان سے یہ اقرار کرنا کہ ہمارے دل اس صداقت کو مان چکے ہیں۔ اظہار کے مفہوم میں ہی یہ بات پائی جاتی ہے کہ پختہ ایمان والا شخص تبلیغِ اسلام میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔

دلی ایمان کا تقاضا ہے

کہ وہ جرأت اور دلیری کے ساتھ اپنے ایمان کا اظہار کرے اور لوگوں کو بتائے کہ جس شریعت پر مَیں ایمان لایا ہوں۔ جس خدا کی کتاب کو مَیں نے مانا ہے اس میں یہ یہ خوبیاں ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے قرب کے دروازے وہ اس اس طرح ہم پر کھولتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی رحمتیں ہمیں حاصل ہوتی ہیں۔ غرض وہ زبان سے تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کرنے والا ہو۔ (۳) پھر اس کا محض زبانی دعوےٰ نہ ہو بلکہ اس کی ساری زندگی اسلام کا ایک نمونہ ہو اور وہ اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہا ہو کہ جو دعوےٰ اس نے زبان سے کیا ہے اس میں

کوئی فریب نہیں۔

تو فرمایا کہ وہ لوگ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس قسم کا ایمان لاتے ہیں وہی اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں فلاحِ دارین کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔

پھر فرمایا وعزّروہ۔ عزّرہ کے معنی ہیں فخّمہٗ وعظّمہٗ (منجد) اور مفردات میں تعزیر کے معنی یہ لکھے ہیں "النصرۃ مع التعظیم نصرۃ بقمع ما یضر منہ"۔ تو فرمایا کہ

آسمانی نصرتوں کے دروازے

صرف انہی پر کھولے جائیں گے جو اس نبی امّی کی بزرگی اور عظمت اپنے دلوں میں قائم کریں گے اور اس کی عظمت اور جلال کے قیام کے لئے دشمن کے مکروں اور تدبیروں اور ظالمانہ حملوں کے مقابل صدق وصفا کے ساتھ سینہ سپر ہوں گے اور دشمن کے تمام منصوبوں کا اپنے ایثار اور فدائیت کے ساتھ قلع قمع کر کے اس نبیٔ امّی کی قوت کا باعث بنیں گے۔ اور قیامِ شریعتِ حقہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار بنیں گے۔

عزّر کے مفہوم میں تعظیم بھی شامل ہے اور عزّر کے معنی میں یہ مفہوم بھی پایا جاتا ہے کہ اس کی مضبوطی کا باعث بنا اس کے دشمنوں کا مقابلہ کر کے اور ان تمام ضرر رساں چیزوں کو راستہ سے ہٹا کر جن سے اس کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ تو مدافعت کے لئے جو جہاد مسلمانوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان دشمنانِ اسلام کے خلاف کیا، جو اسلام کو مٹانے کے لئے تلوار لے کر اٹھے تھے وہ اس "تعزیر" کے اندر آتا ہے مطلب یہ کہ انہوں نے ہر قسم کی قربانی دے کر اس ضرر کو دنیا سے مٹانے کی کوشش کی۔

اب

جماعتِ احمدیہ کے ذریعے

جو لسانی اور قلمی جہاد قرآن کریم کی اشاعت وتبلیغ کے لئے کیا جا رہا ہے یہ بھی "تعزیر" کے معنے کے اندر آتا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوجوان اپنی زندگیوں کو وقف کرتے ہیں ہر قسم کی تکالیف جھیلتے ہیں۔ غیر معروف اور دُور دراز علاقوں میں چلے جاتے ہیں اور بہت کم رقوم میں جو انہیں دی جاتی ہیں گزارہ کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کی تکالیف اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ عیسائیت کی جو یلغار اسلام کے خلاف جاری ہے اس کا

مقابلہ کیا جائے۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے مستحق ٹھہرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے بہت پیار کرتا ہے۔

پس ابتداءِ اسلام کے زمانہ میں جہاد بالسیف اور زمانہ حاضرہ میں جہاد بالقرآن

دونوں "تعزیر" کے اندر آتے ہیں

کیونکہ تعزیر کے معنی میں یہ پایا جاتا ہے کہ کسی کی عظمت دل میں اتنی ہو کہ اس عظمت کی خاطر انسان اپنے نفس کو اور مال کو قربان کر رہا ہو تا کہ ان منصوبوں کو جو اسے دُکھ پہنچانے اور ضرر دینے کے لئے کئے جا رہے ہوں ناکام بنا دیا جائے۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ونصروہ فلاحِ دارین کے مستحق وہ لوگ ہیں جو اس کی نصرت اور مدد میں کوشاں رہتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی ذاتی امداد کی ضرورت نہ تھی۔ نہ آپؐ کو اس کی خواہش تھی۔ آپؐ نے دیگر انبیاء کی طرح علی الاعلان کہا ما اسألکم علیہ من اجرٍ کہ جو کام میرے سپرد کیا گیا ہے مَیں اس پر تم لوگوں سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔

پس ہمیں یہاں

نَصَرَ کے معنی

وہ کرنے ہوں گے جس معنے میں یہ لفظ اُس وقت استعمال ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالےٰ اس کا مفعول ہو۔ یعنے جب یہ کہا جائے کہ فلاں شخص نے اللہ تعالےٰ کی مدد کی (نصر اللہ) اور لغت عرب میں اس نصرۃ کا مطلب یہ ہے کہ ھو نصرتہٗ لعبادہٖ والقیام بحفظ حدودہٖ ورعایۃ عھودہٖ واعتناق احکامہٖ واجتناب نھیہٖ (مفردات) تو نصروہ فرما کر یہ بیان فرمایا کہ قربِ الٰہی کے عطر سے وہی لوگ ممسوح کئے جائیں گے اور حیاتِ ابدی کے وہی وارث ہوں گے جو اخوّتِ اسلامی کو قائم کرتے ہوئے۔ بھائی بھائی کی طرح ایک دوسرے کے ممد و معاون ثابت ہوں گے اور شریعتِ حقہ نے جو حدود قائم کی ہیں اسی کی بیان کردہ شرائط کے ساتھ وہ لوگ چوکسی اور بیدار مغزی سے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں گے اور وہ عہد جو انہوں نے اپنے رب سے

اس نبی امی کے ہاتھ پر باندھا ہے۔ مقدور بھر اس کی پابندی کرنے والے ہوں۔ اور جو اوامر اور احکام پر مضبوطی سے قائم رہیں گے اور ان نواہی سے بچیں گے جن سے بچنے کا خدا تعالے نے حکم دیا ہے۔ فرمایا کہ یہ لوگ ہیں جو اس کی نصرت کرتے ہیں۔ ان کا معاشرہ باہمی اخوت کے اصول پر قائم ہے۔ بھائی بھائی کی طرح رہتے ہیں۔ کسی کی بے جا مخالفت نہیں کرتے کسی کو دکھ نہیں دیتے۔ کسی کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ کسی کے خلاف زبان نہیں چلاتے وغیرہ وغیرہ بہت سی حدود ہیں جو شریعتِ اسلامیہ میں قرآن کریم نے بیان کی ہیں۔ بعض جگہ لفظاً کہہ دیا کہ یہ اللہ تعالے کی حدود ہیں ان سے تجاوز نہ کرنا اور بعض جگہ معناً ان حدود کی طرف اشارہ کر دیا۔

تو نصروہ کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ لوگ قرآن کریم کی بتائی ہوئی حدود کی حفاظت کرتے ہیں۔ ان سے تجاوز نہیں کرتے۔

ایک اَور معنی نصروہ کے یہ ہیں

کہ امتِ مسلمہ جس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اپنے رب سے عہد باندھا ہے اس میں سے وہی لوگ خدا کی نگاہ میں مفلح کہلانے کے مستحق ہوں گے جو اپنے عہد کی رعایت اور پابندی کرنے والے ہوں گے۔ نیز وہ جو قرآن کریم کے احکام یعنے "کرنے کی باتوں" کا جو سینکڑوں ہیں۔ اور ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھتے ہیں جوا اپنی گردنوں میں ڈالنے والے ہیں۔ اور نواہی جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ ان باتوں کو نہ کرو ان باتوں سے وہ اجتناب کرتے ہیں۔

فرمایا اولئک ھم المفلحون یہی لوگ فلاح دارین کے حقدار ہیں۔

پھر فرمایا واتبعوا النور الذی انزل معہ کہ اس نبیٔ امی کے ساتھ آسمان سے ایک نور بھی نازل ہوا ہے۔ اس کے ہر قول میں آسمانی روشنی جھلکتی نظر آتی ہے اور اس کے ہر فعل میں اللہ کا نور جلوہ گر نظر آتا ہے۔

اِتّبعَ کے معنی ہیں

قفا اثرہٗ اور اثر کے معنی سنت کے ہیں۔ تو اتبعوا کے معنے ہوئے کہ اللہ تعالے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک نورانی وجود بنا کر دنیا میں بھیجا تھا مگر یہ اس قسم کا نورانی وجود نہیں جیسا کہ بعض لوگوں کے نزدیک فرض کیا گیا ہے۔ بلکہ (انما انا بشر مثلکم) ہماری طرح کا ایک بشر ہونے کے باوجود بے حد اور بے شمار انوارِ روحانی آپ کے ساتھ اور آپ کے ذریعہ سے اللہ تعالے نے نازل فرمائے۔

تو اس آیت میں فرمایا کہ یہ رسول نور ہے اس کا ہر فعل نور اور اس کا ہر قول نور ہے تم اس کی اتباع کرو گے تو اولئک ھم المفلحون کے مطابق تم مفلحین میں شامل ہو جاؤ گے۔

پس فرمایا کہ جو لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس کے اسوۂ حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو کر زندگی گزارتے ہیں۔ اس زندگی میں بھی خدا تعالے کا نور ان کے چہروں پر چمکتا ہے۔ اور اخروی زندگی میں بھی ان کا یہ نور (نورھم یسعٰی بین ایدیھم وبایمانھم) اُن کے آگے بھی چل رہا ہو گا اور ان کے دائیں بھی چل رہا ہو گا۔ یہ علامت ہو گی اس بات کی کہ یہ خدا تعالے کے ان نیک اور پاک بندوں کا گروہ ہے جو سنتِ محمدیہ کی اتباع کرنے والے ہیں۔

غرض فرمایا کہ وہ لوگ جن کا ایمان پختہ ہے۔ جن کا ایثار اور جن کی فدائیت اعلےٰ ہے اور جنہوں نے احسن طور پر اپنے نفسوں کی اصلاح کی ہے اور دنیا کے سامنے

اپنا پاک نمونہ پیش کیا ہے

اور اسوۂ رسول کی کامل اتباع کی ہے اولئک ھم المفلحون ٥ یہی لوگ ہیں جو خدا تعالےٰ کی نگاہ میں اور اس کے حضور فلاح پانے والے ہیں۔

فلاح کا لفظ عربی زبان

میں اس قسم کی انتہائی اعلےٰ اور احسن کامیابی پر بولا جاتا ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے کوئی اور لفظ عربی لغت میں نہیں پایا جاتا۔ اس کے معنے دنیوی اور اخروی کامیابی کے ہیں۔

دنیوی کامیابی اس معنے میں کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے صحت والی زندگی دی ہے۔ اتنا مال اور قناعت دی ہے کہ سوائے اپنے رب کی احتیاج کے اس کو کسی اور چیز کی احتیاج محسوس نہ ہو۔ اور عزت و جاہ عطا کیا ہے۔

تو

جس شخص کو یہ تینوں چیزیں مل جائیں

اس کے متعلق کہتے ہیں کہ اس کو فلاح مل گئی۔

اور اخروی کامیابی اس معنی میں کہ

اوّل ایسے شخص کو ایسی دائمی بقا اور دائمی حیات حاصل ہو جو فی الواقع اور فی الحقیقت حیات ہے۔ کیونکہ جو لوگ جہنم میں جائیں گے بظاہر وہ بھی زندہ ہوں گے لیکن ان کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ نہ زندہ ہوں گے اور نہ مُردہ لیکن حقیقی اور دائمی حیات وہ ہے جس کے اندر فناء، کمزوری یا بیماری کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔

دوم۔ جو چاہے اسے ملے اللہ تعالےٰ جنتیوں کے متعلق یہی کہتا ہے کہ جو وہ چاہیں گے ان کو مل جائے گا۔ خدا کے نزدیک یہ بڑے پیار کا مقام ہے کہ ان کی کوئی خواہش ردّ نہ کی جائے گی۔ یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ان کے دل میں کوئی ایسی خواہش پیدا نہ ہو گی جو خدا کی نگاہ میں ردّ کئے جانے کے قابل ہو۔ نیک خواہشیں ہی اُن کے دل میں پیدا ہوں گی اور انہیں پورا کر دیا جائے گا۔

سوم۔ اسے اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں اور اس معاشرہ میں جس کا تعلق اخروی زندگی کے ساتھ ہے۔ (اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کیسا ہے) اور جس قسم کے اجتماعی تعلقات ہوں گے اس میں اسے پوری اور حقیقی عزت حاصل ہو گی۔ اور یہ خطرہ نہ ہو گا کہ اسے کبھی ذلیل بھی کر دیا جائے گا۔ اور

چہارم یہ کہ معرفت میں اسے کمال حاصل ہو۔

اللہ تعالےٰ کی صفات کی کامل معرفت

اور ان کا کامل عرفان اس دنیا میں مادی بندھنوں میں بندھے ہونے کی وجہ سے ہم حاصل نہیں کر سکتے۔ اس دنیا میں ہمارے لئے جن صفات کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں وہ ہمارے لئے اپنے کمال کو نہیں پہنچتے۔ اگر کسی فردِ واحد کے لئے خدا تعالےٰ کی صفات کا جلوہ اپنے کمال کو پہنچا تو وہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات تھی۔ اس جلوہ کو دیکھنے کے لئے ایک وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی بے تاب رہے مگر وہ وہ جلوہ دیکھنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک وجود کے علاوہ خدائی صفات کا کامل جلوہ کسی اور انسان پر نہیں ہو سکتا اور نہ ہوا۔

جب یہ چاروں باتیں کسی انسان کو حاصل ہوں تو عربی زبان میں کہتے ہیں کہ

وہ مُفلح (کامیاب) ہو گیا

پس لفظ فلاح بہت بڑی بہت شاندار، بہت ارفع، بہت اعلےٰ کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تو فرماتا ہے کہ جو لوگ حقیقی طور پر اور صحیح معنے میں ایمان لاتے ہیں۔ جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تقویت پہنچانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرتے ہیں۔ ایثار اور فدائیت کا نمونہ دکھاتے ہیں اور جو لوگ قرآنی احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو اس طرح ڈھالتے ہیں کہ واقع میں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند بن جاتے ہیں۔ اور جو لوگ سنت اللہ کو قائم کر کے اللہ تعالےٰ کے اس نور سے دنیا کو منور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو نبیٔ کریم کے وجود کے ساتھ آسمان سے نازل ہوا۔ اولئک ھم المفلحون یہ لوگ ہیں جو دنیا میں بھی فلاح پانیوالے ہیں اور آخرت میں بھی فلاح پانے والے ہیں۔

پس بد رسوم اور ایمان کامل اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس وقت مجھے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں اسلام کی اشاعت اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے جس قسم کی قربانی اور جس حد تک قربانی دینا ضروری ہے۔ جو شخص رسوم کے بندھنوں میں بندھا ہُوا ہے وہ اس حد تک قربانی نہیں دے سکتا۔

بعض لوگ ہماری جماعت میں بھی ہیں

جو مثلاً اپنی لڑکی کی شادی کرتے وقت خدا تعالےٰ کے بتائے ہوئے سادہ طریق کو

چھوڑ کر اپنی خاندانی رسوم کے مطابق اسراف کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اُسکے نتیجہ میں وہ مقروض ہو جاتے ہیں۔ پھر مجھے لکھتے ہیں۔ کہ مَیں بہت مقروض ہو گیا ہوں۔ مہربانی کر کے میرے چندہ کی شرح کم کر دی جائے کیونکہ اب میں مجبوراً $\frac{1}{16}$ کی بجائے $\frac{1}{32}$ یا $\frac{1}{50}$ یا $\frac{1}{64}$ ادا کر سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے انہیں فرمایا تھا۔ کہ تم رسوم کو چھوڑ دو اور بدعات کو ترک کر دو۔ مگر انہوں نے رسوم کو نہ چھوڑا خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لی اور قرض میں بھی مبتلا ہو گئے۔ تو فرماتا ہے کہ وہ لوگ اس گروہ میں شامل نہ ہو سکے۔ جیکے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَعَزَّرُوْهُ کہ وہ قربانیاں دے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا اور شریعت اسلام کے لئے کوشاں رہتا ہے

میں نظارت اصلاح و ارشاد کو سطر متوجہ کر رہا ہوں کہ جتنی رسوم اور بدعات ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں پائی جاتی ہیں ان کو اکٹھا کیا جائے اور اس کی نگرانی کی جائے کہ ہمارے احمدی بھائی ان تمام رسوم اور بدعات سے بچتے رہیں۔

اس وقت میں مختصر اً بتا رہا ہوں کہ جو شخص رسوم اور بدعات کو نہیں چھوڑتا جس طرح اس کا ایمان پختہ نہیں اسی طرح وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد اور اسلام کی تقویت کے لئے وہ قربانیاں کبھی نہیں دے سکتا جن قربانیوں کا اسلام اس سے مطالبہ کرتا ہے۔

وَنَصَرُوْهُ میں نفس کا محاسبہ اور اسکی اصلاح اور اسکو کمال تک پہنچانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے بہت سے معنے ہیں اور وہ مختلف شعبوں پر حاوی ہیں۔ اور ہماری اصلاح کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ کیونکہ تمام نواہی سے بچنا تمام احکام کی پیروی کرنا اخوت کی بنیاد قائم کرنا وغیرہ بہت سی باتیں اسکے اندر آتی ہیں —— لیکن جو لوگ رسوم میں مبتلا ہوں، بدعتوں کو جائز سمجھتے ہوں وہ دنیا میں اس قسم کا نمونہ پیش نہیں کر سکتے اور ان کے نفوس کی کامل اصلاح ممکن ہی نہیں کیونکہ رسوم کی پابندی کے ساتھ ساتھ اسلام کی تعلیم کی پوری پابندی اور اسکی بیان فرمودہ ہدایت پر حقیقی معنے میں گامزن ہونا ناممکن ہے۔

پس اگر ہم بدعتوں اور رسموں کے پابند رہیں گے اور اندھیرے میں ہی پڑے رہیں گے تو ہرگز اس نور سے فائدہ نہ اٹھا سکیں گے۔ اور نہ ہی اس نور کے ذریعہ سے جو سنت اور جو اسوۂ حسنہ دنیا میں قائم کیا گیا ہے۔ ہم اس کی اتباع کر سکیں گے۔ اور اگر ہم ایسا نہ کر سکیں گے تو نہ ہمیں اس دنیا میں فلاح حاصل ہو گی اور نہ ہی اُخروی زندگی میں۔

پس ہر احمدی پر ہر احمدی خاندان اور

ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی اپنے آپ کو رسوم اور بدعتوں سے بچائے رکھے۔ محفوظ رکھے۔ اور اس بات کی بھی نگرانی کرے کہ کوئی احمدی بھی رسوم و رواج کی پابندی کرنے والا نہ ہو اور بدعات میں پھنسا ہوا نہ ہو۔

دنیا میں رسوم و بدعات کا عجیب جال بچھا ہوا ہے۔ جب آدمی ان پر غور کرتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے کہ خدا نے جس مخلوق (انسان) کو اشرف المخلوقات بنایا۔ اور جس پر آسمانی رفعتوں کے دروازے کھولے وہ کس طرح اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتا ہے اور کس طرح نور کی ظلمات میں آرام و راحت پاتا ہے

اللہ تعالیٰ ہم سے ہر ایک کو ان رسوم و بدعات سے محفوظ رکھے اور توفیق دے کہ ہم اسکی منشاء کے مطابق اس آیہ کریمہ میں جس ایمان اور جس تعزیر اور جس نصرت اور جس اتباع کا حکم دیا گیا ہے اسکی پیروی کرنیوالے ہوں۔ اور اللہ کے فضلوں کو جذب کر کے اس دنیا میں بھی کامیاب ہوں۔ اور اخروی زندگی میں بھی کامیاب ہونیوالا مفلحین کے گروہ میں شامل ہونیوالے ہوں۔ آمین

ایک اور مُبارک خواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خدمت میں مکرم محمد احمد صاحب قمر نے سیالکوٹ سے لکھا ہے کہ:

"مورخہ ۹/۵/۶۶ کی رات کو خواب دیکھا کہ حضور سے ملاقات ہوئی ہے بحسب توفیق نذرانہ پیش کیا۔ آپ نے مجھے بیٹھنے کے لئے حکم دیا اور نام پوچھا۔ میں نے نام بتلایا۔ اس کے بعد حضور سے عرض کیا۔ کہ میں حضور کی خدمت میں ایک چٹھی لکھنے والا تھا کئی دن سے خیال کر رہا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے آج آپ سے ملاقات کا موقعہ دیا ہے اگر اجازت ہو تو زبانی بیان کر دوں حضور نے اجازت دی میں نے عرض کیا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آپ کے کندھوں پر خلافت کا بوجھ ڈالا ہے آپ ہر آن۔ ہر وقت۔ ہر تقریر۔ ہر تحریر میں بار بار یہی جماعت کو توجہ دلا رہے ہیں کہ قرآن کریم و تعلیم قرآن کریم دنیا میں پھیلے اور خوب اسکی تعلیم کو پھیلایا جائے کبھی جماعت کو کبھی انصار کو خدام کو موصیوں کو۔ ہر کسی کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ جس کا مقصد قرآن کریم کی اشاعت کرنا اور اس کو سیکھنا اور لوگوں کو سکھانا ہے۔ اگر حضور پسند فرمائیں تو اشاعت قرآن کے نام سے الگ دفتر بنایا جائے۔ جس میں نہایت ہی مخلص اور محنتی کام کرنے والے ہوں جو کہ بہت ہی اچھے کاغذ اور عمدہ لکھائی سے قرآن کریم شائع کر کے زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ باقی انجمنوں کی نسبت اسکی قیمت بھی کم رکھی جائے۔ بعد میں میں نے اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ میری مالی حالت کمزور ہے۔ دعا فرمائیں میری مالی حالت اللہ تعالیٰ بدل دے مالی طور پر بھی زیادہ سلسلہ کی خدمت کر سکوں اسکے بعد آنکھ کھل گئی۔"

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اس خواب کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ "مبارک خواب ہے" اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اشاعتِ قرآن اور تعلیم قرآن کی حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک بہت محبوب ہے۔ سب احباب کو اپنے اپنے رنگ میں اس میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ (نائب ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ پاکستان)

اپنے پیچھے اپنے بہترین قائمقام چھوڑنے کا خیال رکھیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد خطبات میں ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ نئی پود کو جماعت کی ذمہ داریاں پوری طرح نبھانے کے لئے تیار کرتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نئی پود میں احساس ذمہ داری بڑھ رہا ہے۔ اور اس ضمن میں بے شمار مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ تعمیر مساجد ممالک غیر کی ذمہ داریوں کی طرف بھی بدستور نئی پود کی توجہ قائم ہے۔ اس بارہ میں حضور انور رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں"

اس کی تعمیل میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک طالب علم مکرم مرزا محمد لقمان صاحب ساکنہ محلہ باب الابواب نے انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیابی کی اطلاع پاتے ہی -/۵ روپے کی رقم تعمیر مساجد بیرون کے لئے دی ہے۔

قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب موصوف کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور ان کی اس کامیابی کو ان کے لئے روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے" آمین۔

احمدی والدین کو چاہیئے کہ وہ اس مقدس کام کے لئے اپنے بچوں کو بار بار تلقین کرتے رہیں۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ وہ اپنے بعد بہترین قائمقام چھوڑنے کا سامان کر رہے ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

علمی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام اپنے تعلیمی کارڈ ضرور ساتھ لائیں
۲۱-۲۲-۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۶ء
منتظم اشاعت سالانہ اجتماع

حاسبوا قبل ان تحاسبوا

انصار اللہ کیلئے لمحۂ فکریہ

ہمارا سالانہ اجتماع قریب سے قریب تر آرہا ہے جو ہماری مساعی کے محاسبہ کا موقعہ پیدا کرتا ہے۔ اصلاح و ارشاد سے متعلق ذمہ داریوں کا ابھی سے محاسبہ فرمایا جائے تاکہ جہاں ہم محاسبہ کے وقت ندامت سے محفوظ رہیں وہاں دین اسلام کی اشاعت کے عظیم الشان ثواب کے حاصل کرنے والے بھی ثابت ہوں

(قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

لائف انشورنس اور جماعت احمدیہ

مکرم مفتی صاحب سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں

"ہماری جماعت کا موجودہ مسلک یہی ہے۔ کہ انشورنس اپنے موجودہ اصول کے مطابق جائز نہیں۔ سوائے اسکے کہ کسی کے لئے یہ ضروری ہو۔ مثلاً بیمہ کرائے بغیر ملازمت نہ ملتی ہو۔ تجارتی مال نہ منگوایا جا سکتا ہو۔ کارخانہ نہ قائم کیا جا سکتا ہو۔ یا انسان موٹر نہ رکھ سکتا ہو۔ یا حکومت کی طرف سے ہر شہری کے لئے بیمہ کرانا ضروری قرار دیا گیا ہو۔"

ناظر اصلاح و ارشاد

اطلاع

نبراس المومنین بارھویں مرتبہ چھپ گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سو احادیث کا مجموعہ جو عقائد، اخلاق اور تربیت سے متعلق ہیں۔ مع اردو ترجمہ اب بارھویں مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ جو واقعی نبراس المومنین ہے

یعنی

مومنوں کے لئے چراغ

قیمت ۳۱ پیسے

ملنے کا پتہ:

مکتبہ الفرقان ربوہ

ضرورت ہے

ایک منیجر ایک ایجنٹ اور ایک مددگار کارکن کی۔ جزوقتی (پارٹ ٹائم) کام کرنے کے خواہشمند بھی درخواست دے سکتے ہیں

نفس ملاقات کے لئے خاکسار سے خود ملیں

جمعرات کو:- کیور ٹو میڈیسن کمپنی ۲۵ کمرشل بلڈنگ لاہور میں۔

باقی ایام:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ میں

خاکسار:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر

قبل از وقت بڑھاپے کیلئے اکسیری کورس

بے مثال دوا ہے

نمبر ۱ کے لئے ایک روپیہ۔ مکمل کورس دس روپے

سٹاکسٹ: لائف میڈیکل سٹور چوک گھنٹہ گھر ملتان

تیار کردہ: پام ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

درخواست دعا

میرے ابا جان چوہدری کمال الدین صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں ان کو پیشاب کی تکلیف تھی۔ پہلا اپریشن ہو گیا ہے۔ اب دوسرا بڑا اپریشن ہونا ہے ان کے کامیاب اپریشن کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری ناصر احمد ۵۰۹ شاہ گنج — مردان)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

★

گولبازار ربوہ سے حاصل کریں (منیجر)

دوسرا بیان

جناب خواجہ سلطان محمود صاحب مدینہ کالونی والٹن ٹریننگ سکول لاہور کینٹ تحریر فرماتے ہیں:— "خاکسار نے کیور ٹو سسٹم کے "پائلز کیور" کے چند کیپسول استعمال کئے اور مجھے بواسیر کی تکلیف سے آرام آگیا۔ واقعی بہت زود اثر دوا ہے"۔

(نوٹ) اب "پائلز کیور" کا مکمل کورس چار طاقت ور پڑیوں کی صورت میں تیار ہوتا ہے۔ پائلز کیور کے علاوہ مندرجہ ذیل مزمن امراض کے کیلئے بھی دس دس روپے کی چار خوراکی اکسیریں نہایت کامیاب ہیں۔ سر درد، اگزیما، اور سپرنگ کتار، نکسیر، کان بہنا، دمہ، جوڑوں اور اعصاب کا درد، لیکوریا، انجوہنا اور ناسور۔ بذریعہ منی آرڈر ڈیڑھ روپیہ ڈاک بذمہ کمپنی۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

بعدالت جناب فیض احمد اسلم صاحب سول جج لائلپور

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ متوفی نور محمد ۳/۲ بابت سال ۱۹۶۶ء

مسماۃ بی بی بنام عوام الناس

بنام مسماۃ بی بی بیوہ۔ مسماۃ رشیدہ بی بی۔ حمیدہ بی بی بالغان مسمی حمید پسر نابالغ مسماۃ بشیراں، مجیداں، شاہدہ، تسنیم دختران نابالغان بوفات مسماۃ بی بی والدہ خود کے چک نمبر ۱۹۲ R.B تحصیل لائلپور

۲۔ عوام الناس:- ہرگاہ سائلہ نے درخواست ثبت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی ترکہ متوفی نور محمد عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ عوام الناس کو بذریعہ اشتہار اخبار مطلع کیا جاتا ہے اگر کسی کو کوئی عذر ثبت حصول سرٹیفکیٹ جانشینی ہو تو مورخہ ۲۶/۱۰/۶۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت دیگر سائلہ کے حق میں سرٹیفکیٹ جاری کر دیا جائے گا۔

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

قابل اعتماد سروس

سرگودہا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

حیرت انگیز تبدیلی

گولبازار قریشی مارکیٹ میں (موسم کے لحاظ سے) ہر قسم کا سوتی ریشمی و گرم کپڑا مناسب اور بارعایت نرخوں پر خرید فرماویں۔ اہل ربوہ کی سہولت کے پیش نظر دکان میں حیرت انگیز تبدیلی اور توسیع کر دی گئی ہے۔ ہمارا نصب العین دیانتداری

پروپرائٹر خواجہ عبدالمومن پسر محمد افضل شاہ ربوہ

حکیموں کیلئے انٹرویو

ہمارے تیار کردہ یونانی ٹیسٹ پیپرز قیمت ۲ روپے منگوائیے

ایچ بی فارمیسی دھوریہ کھاریاں۔ گجرات

ایک خط

لکھ کر کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں

اوریئنٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ

باکمال سٹاف

لاجواب

سروس

آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے (منیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس دس روپے

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۱۲۵۸

:۔ میں مبارک احمد ولد بابو نواب دین صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت جائداد ایک قطعہ سفید زمین واقع محلہ کریم نگر نزد لائل پور ۔ رقبہ ۵ مرلے صرف قیمت ۱۶۷۰/- روپے ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تقریباً ۱۳۰/- روپے ہے لہذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار دیتا رہوں گا۔ آمد آمدنی میں کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا مجھے کہیں سے ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: مبارک احمد گلی ۱ مکان ۲۸ ضلع لائل پور۔

گواہ شد: غلام محمد وصیت نمبر ۱۱۵۵۴

گواہ شد:۔ فضل الدین بنگوی وصیت نمبر ۲۸۳۰ سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد شاہی چوک مکان نمبر لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۴۵۹

:۔ میں مسماۃ امۃ المجید زوجہ محمد رمضان قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ۹۶ گ ۔ ب ڈاک خانہ ۱۰۰ گ ۔ ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے طلائی زیور ایک جوڑی کانٹے طلائی ۔ کل وزن پونے دو تولہ قیمت تقریباً ۲۲۰/- روپے پٹڑیاں نقرئی قیمتی ۳۰/- روپے ۔ اس کے علاوہ مبلغ یک صد روپیہ حق مہر جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے کل ۳۵۰/- روپے کی جائداد ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز اگر میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ :۔ امۃ المجید چک ۹۶ گ ۔ ب ڈاکخانہ چک ۱۰۰ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

گواہ شد: محمد رمضان ولد فتح دین قوم بھٹی چک ۹۶ گ ۔ ب خاوند موصیہ۔

گواہ شد: بشیر احمد ولد محمد علی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ۔ ب ۔

مسل نمبر ۱۸۴۶۰

:۔ میں نذیر احمد ولد بابو نواب دین قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور شہر ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور ۔ صوبہ مغربی پاکستان ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک قطعہ زمین سفید واقع محلہ کریم نگر شہر لائل پور رقبہ ۵ مرلے صرف قیمت ۱۶۷۰/- روپے ہے جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ تقریباً ۱۳۰/- روپے ہے لہذا میں اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی بابت چندہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا ۔ اور آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں یا مجھے کہیں سے ملے تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ میری یہ وصیت آج کی تاریخ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد ۔ نذیر احمد رانی غلہ منڈی الفاف کمپنی لائل پور۔

گواہ شد ۔ غلام محمد وصیت نمبر ۱۱۵۵۴

گواہ شد:۔ فضل دین سیکرٹری وصایا حلقہ غلام محمد آباد ۔ لائل پور۔

مسل نمبر ۱۸۴۶۱

:۔ میں افتخار احمد سیفی ولد چوہدری نور احمد صاحب قوم جٹ وینس پیشہ زمیندارہ متعلم عمر ۱۸ سال بیعت ۔ ساکن ۲۳ جی ڈی ۔ ڈاک خانہ ۳۹ جی ڈی ضلع منٹگمری ۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ۔ کیونکہ والد صاحب ابھی زندہ ہیں ۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت جیب خرچ ۱۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا ۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے نافذ فرمائی جائے

العبد :۔ افتخار احمد سیفی

گواہ شد :۔ فضل احمد خان اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

گواہ شد :۔ محمد علی احمد گولبازار ۔ ربوہ ۔

مسل نمبر ۱۸۴۶۲

:۔ میں امۃ الباسط بشریٰ بنت چوہدری صلاح الدین صاحب قوم سندل جٹ پیشہ طالب علمی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میرے پاس اس وقت صرف دو صد روپیہ نقد ۔ نیز ایک جوڑی بالیاں وزن ڈیڑھ تولہ اور ایک جوڑی کڑے وزن ۳½ تولہ مالیتی ۶۰۰/- روپیہ ہیں۔

اس کے علاوہ مجھے دس روپے ماہوار والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ ملتے ہیں جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں ۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

الامۃ :۔ امۃ الباسط بشریٰ بنت چوہدری صلاح الدین ناظم جائداد ۔ ربوہ

گواہ شد :۔ رمضان علی صدر محلہ دار النصر شرقی ربوہ

گواہ شد :۔ صلاح الدین احمد ایڈووکیٹ ربوہ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی، دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

سٹار ٹمبر سٹور

۹۰ فیروز پور روڈ ۔ لاہور

احباب ہمیشہ اپنے پر اعتماد

:۔ سروس :۔

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں (منیجر)

اوکاڑہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

احمدیہ کلاتھ ہاؤس، ریل بازار

اوکاڑہ سے حاصل کریں (انچارج)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے

نور نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس ۲۵ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ریاء کے لئے کوئی کام کرنا خواہ وہ کتنا ہی اچھا ہو بہت بُرا ہوتا ہے

ریاء والے کا صدقہ ریاء کا خیال آتے ہی باطل ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ البقرہ کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ ...... الخ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے اے مومنو! مَنّ (احسان جتلانے) اور اذیٰ (تکلیف دینے) کے ذریعہ اپنے صدقات کو ضائع مت کرو۔ صدقات کے ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے نتائج کو ضائع نہ کرو۔

کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاء کے لئے کوئی کام کرنا خواہ کتنا ہی اچھا ہو بہت بُرا ہوتا ہے۔ مَنّ اور اذیٰ والا صدقہ تو احسان جتانے یا تکلیف پہنچانے کے نتیجہ میں باطل ہوتا ہے۔ مگر ریاء والے کا صدقہ تو ریاء کا خیال آتے ہی باطل ہو جاتا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَنّ و اذیٰ والے کا صدقہ بھی ریاء الناس والے کی طرح ضائع چلا جائے گا۔ کیونکہ گو اس شخص کے دیتے وقت ریاء مدنظر نہ تھی مگر اس کے دل کے گوشوں میں ضرور مخفی تھی ورنہ وہ مَنّ و اذیٰ سے کیوں کام لیتا۔

اس آیت میں ریاء کی ممانعت کے ساتھ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ کے الفاظ بڑھائے گئے ہیں کہ بعض دفعہ ایمان باللہ والیوم الآخر کے ماتحت دوسروں کی تحریص کے لئے لوگوں کو دکھا کر اپنا مال خرچ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (بقرہ آیت ۲۷۵)

یعنی جو لوگ رات اور دن پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے رہتے ہیں ان کے رب کے پاس ان کا اجر محفوظ ہے اور انہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ بعض دفعہ دوسروں کو دکھانے کے لئے کام کرنا بھی موجب ثواب ہوتا ہے جب کہ نیت یہ ہو کہ دوسروں کو نیکی کی تحریک ہو۔ لیکن اگر یہ نیت نہ ہو بلکہ ریاء، فخر و مباہات کے لئے ہو تو ایسا فعل اعمال نیک کو اسی طرح ضائع کر دیتا ہے جس طرح ایک پتھر جس پر مٹی جمی ہوئی ہو۔ جب اس پر بارش پڑے تو بجائے اس کے کہ اس پر دانہ اُگے بارش مٹی کو بہا کر لے جاتی ہے اور دانہ اُگنے کا احتمال بھی باقی نہیں رہتا۔

اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص اعلیٰ درجہ کا کام کرتا ہے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ دوسروں کو بھی اس کا علم ہو مگر کوئی تو اس لئے اس کا اظہار کرتا ہے کہ دوسروں پر فخر کرے اور کوئی اس نیت سے اظہار کرتا ہے کہ دوسروں کو بھی فائدہ پہنچے۔ دیکھو قرآن کریم ادھر تو کہتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح مت بنو جو ریاء کے طور پر مال خرچ کرتے ہیں مگر ادھر کہتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ (آیت ۱۲) یعنی تمہیں خدا تعالیٰ نے جو نعمتیں بخشی ہیں ان کا لوگوں میں اظہار کرو۔ اب یہ اظہار ریاء نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ لوگ بھی ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ پس ہر قسم کا اظہار ریاء نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض حالات میں نیکیوں کا اظہار ریاء ہوتا ہے اور بعض دوسرے حالات میں ریاء نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص اگر اچھے کپڑے پہن کر اس لئے لوگوں میں جاتا ہے کہ وہ اسے بڑا مالدار سمجھیں تو یہ ریاء ہے لیکن اگر وہ شخص عید کے دن یا جمعہ کے دن عمدہ لباس پہن کر اس لئے نکلے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل ہو تو یہ ریاء نہیں ہوگا۔"

(تفسیر سورہ بقرہ ۲ صفحہ ۶۰۹)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

● سیدوشریف۔ ۲۷ ستمبر۔ روس کے نائب وزیر خارجہ مسٹر فیروبین نے کل سوات میں صدر ایوب سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ مسٹر فیروبین پرسوں رات غیر متوقع طور پر نئی دہلی سے کراچی پہنچے تھے اور کل صبح اسلام آباد پہنچنے کے فوراً بعد سیکرٹری دفتر خارجہ ایس ایم یوسف کے ہمراہ سوات روانہ ہو گئے۔

پاکستان میں مسٹر فیروبین کی آمد کا مقصد ظاہر نہیں کیا گیا اور نہ ہی یہ معلوم ہو سکا ہے کہ انہوں نے صدر ایوب کے ساتھ کن امور پر بات چیت کی ہے۔ البتہ آل انڈیا ریڈیو کا کہنا ہے کہ مسٹر فیروبین کے دورہ پاک و ہند کا مقصد برصغیر میں کشیدگی دور کرانا اور پاکستان و بھارت کے تعلقات کو معمول پر لانے میں مدد دینا ہے۔ صدر ایوب سے روسی نائب وزیر خارجہ کی پہلی ملاقات کل سیدوشریف میں دوپہر کے کھانے پر ہوئی۔ تیسرے پہر دونوں رہنماؤں نے پھر بات چیت کی۔

● لاہور ۲۷ ستمبر۔ ریڈیو صدائے کشمیر نے اپنے ایک نشریہ میں کہا ہے گزشتہ روز بھارتی پولیس نے سری نگر اور جموں میں طلباء کے احتجاجی جلوسوں پر گولی چلا دی جس سے متعدد طلباء ہلاک و مجروح ہوئے۔

صدائے کشمیر کے مطابق جموں میں ابھی طلباء کے مظاہرے جاری ہیں اور بھارتی ریزرو پولیس ان پر انتہائی ظلم و تشدد کر رہی ہے طلباء کشمیر میں لاتعداد طلباء کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ ریڈیو صدائے کشمیر کے مطابق طلباء کی مرکزی کمیٹی اور یوتھ لیگ نے آج پھر اعلان کیا ہے کہ کشمیری طلباء معاہدہ تاشقند کو تسلیم نہیں کرتے۔ مرکزی کمیٹی کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیری ہی کر سکتے ہیں۔ کسی اور دوسرے ملک کو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

● لاہور ۲۷ ستمبر۔ گورنر مغربی پاکستان جنرل محمد موسیٰ نے حکم دیا ہے کہ آتشیں اسلحہ کے جو لائسنس معقول وجہ کے بغیر جاری کئے گئے ہیں فی الفور منسوخ کر دیئے جائیں۔ گورنر نے کل اعلیٰ حکام کی ایک میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے یہ حکم دیا جو خیرپور اور حیدرآباد ڈویژنوں میں ڈاکوؤں کی سرگرمیوں پر غور کرنے کے لئے بلائی گئی تھی۔

جاپان میں طوفان سے دو جزیرے نیست و نابود ہو گئے

۵۶ شہروں اور قصبوں کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا

ٹوکیو ۲۷ ستمبر۔ جاپان میں تاریخ کے شدید ترین طوفان سے دو جزیرے نیست و نابود ہو گئے ہیں۔ اور تقریباً آٹھ کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے محکمہ موسمیات نے متنبہ کیا ہے کہ ایک اور طوفان جاپان کے جنوب میں منڈلا رہا ہے اور غالباً کل صبح تک ساحلی علاقے تک پہنچ جائے گا۔

حکومت جاپان نے ۵۶ شہروں اور قصبات اور دیہات کو تباہی زدہ علاقہ قرار دے دیا جب کہ طوفان سے ہلاک شدگان کی تعداد سرکاری طور پر ۲۱۲ ہو گئی یہ اعلان فلاح و بہبود کی وزارت نے کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں امدادی کام منظم کرنے کے لئے تباہ شدہ علاقوں میں ہیڈکوارٹر مقرر کرنے کے بعد کیا۔ فوج پولیس اور فائر مین طوفان میں گم شدہ ۱۰۳ اشخاص کو ابھی تک تلاش کر رہے ہیں۔ جو وسطی ہونشو اور جنوبی علاقے سے بہہ گئے ہیں۔ پولیس کی اطلاع کے مطابق طوفان میں ۸۱۳ اشخاص زخمی ہوئے اور ۴۲،۹۱۹ اشخاص اپنے گھروں کی تباہی کے سبب بے خانماں ہو گئے چھ سال میں یہ ملک کا شدید ترین طوفان تھا۔ کوہستان کنٹو کے مختلف اضلاع اور ... میں ایک ہزار اشخاص دلدل اور چٹانوں میں پھنس گئے ہیں جہاں ۹ ہوٹل تباہ ہو گئے ہیں۔ مٹی کے تودے گرنے سے ۱۳۶ حادثوں میں سے ایک حادثے میں ۱۷ ہلاک اور ۱۶ اشخاص گم ہو گئے لیکن تلاش کرنے والوں کو ایک لاش بھی نہیں ملی۔ ایک سالہ بچے کی ماں ۳۶ گھنٹے تک گم رہی اور ٹوکیو سے ۲۵ میل جانب ایشی وادا میں بے ہوش پائی گئی ٹوکیو کے مضافات میں مٹی کا تودہ گرنے سے ایک خاندان کے ۶ افراد ہلاک ہو گئے۔ جاپان کے محکمہ موسمیات کے بیان کے مطابق جزائر انیڈیا اور ہیلن کا وجود ختم ہو چکا ہے اور ان کے محض آثار باقی ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴